The Absolute Reality

www.quran4u.com

الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ

جس نے کھانے کو دیا انہیں بھوک میں اور امن بخشا ان کو خوف میں ۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

قُرَيْش

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيم

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ (١)

قریش کو الفت دلانے کے شکریہ میں

موجودہ عثانی قرآن کی ترتیب میں یہ سورت سورۂ فیل سے علیحدہ ہے اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آیت کا فاصلہ موجود ہے۔ مضمون کے اعتبار سے یہ سورت پہلی سورت کے متعلق ہی ہے جیسے کہ محمد بن اسحق، عبدالرحمن بن زید بن اسلمؒ نے توضیح کی ہے۔ اس بنا پر معنی یہ ہوں گے کہ:

ہم نے مکہ سے ہاتھیوں کو روکا اور ہاتھی والوں کو ہلاک کیا' یہ قریشیوں کو الفت دلانے اور انہیں اجتماع کے ساتھ باامن اس شہر میں رہنے سہنے کے لیے تھا۔

اور یہ مراد بھی بیان کی گئی ہے کہ:

یہ قریشی جاڑوں میں کیا اور گرمیوں میں کیا دور دراز کے سفر امن وامان سے طے کر سکتے تھے' کیونکہ مکے جیسے محترم شہر میں رہنے کی وجہ سے ہر جگہ انکی عزت ہوتی تھی بلکہ انکے ساتھ بھی جو ہوتا تھا امن وامان سے سفر طے کر لیتا تھا۔ اسی طرح وطن میں ہر طرح کا امن انہیں حاصل تھا جیسے کہ قرآن میں ارشاد ہے:

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَماً ءامِناً وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ (29:67)

کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو امن والی جگہ بنا دیا ہے' اسکے آس پاس تو لوگ اچک لئے جاتے ہیں۔

لیکن یہاں کے رہنے والے نڈر ہیں۔

إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاء وَالصَّيْفِ (٢)

یعنی انہیں جو جاڑے اور گرمی کے سفر میں خوگر کر دیا ہے تو (اسکے شکریہ) میں

امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ **لایلف** میں پہلا لام تعجب کا لام ہے اور دونوں سورتیں بالکل جداگانہ ہیں' جیسا کہ مسلمانوں کا اجماع ہے' تو گویا یوں فرمایا جارہا ہے کہ:

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (٣)

انہیں چاہئے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں'

تم قریشیوں کے اس اجتماع اور الفت پر تعجب کرو کہ میں نے انہیں کیسی بھاری نعمت عطا فرما رکھی ہے' انہیں چاہیے کہ میری اس نعمت کا شکر اس طرح ادا کریں کہ صرف میری ہی عبادت کرتے رہیں جیسے قرآن میں فرمایا:

إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبِّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِى حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَىءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (27:91)

اے نبی) تم کہہ دو کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی ہی عبادت کروں جس نے اسے حرم بنایا جو ہر چیز کا مالک ہے' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اسکا مطیع اور فرمانبردار رہوں۔

الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ (٤)

جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا' اور ڈر وخوف میں امن وامان دیا۔

رب نے اہل مکہ کو بھوک پر کھانا عنائیت فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ رب بیت جس نے انہیں بھوک میں کھلایا اور خوف میں نڈر رکھا' انہیں چاہیے کہ اسکی عبادت میں کسی چھوٹے بڑے کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بجا آوری کریگا وہ دنیا کے اس امن کے ساتھ آخرت کے دن بھی امن وامان سے رہے گا اور اسکی نافرمانی کرنے سے یہ امن بھی بے امنی سے اور آخرت کا امن بھی ڈر خوف سے اور انتہائی مایوسی سے بدل جائے گا۔

جیسے قرآن میں اور جگہ فرمایا:

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ ءَامِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ
فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُواْ يَصْنَعُونَ -

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَـلِمُونَ **(16:112-113)**

اللہ تعالیٰ ان بستی والوں کی مثال بیان فرماتا ہے جو امن واطمینان کے ساتھ تھے' ہر جگہ سے بافراغت روزیاں کھچی چلی آتی تھیں' لیکن انہیں اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کی سوجھی' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھوک اور خوف کا لباس چکھادیا' یہی انکے کرتوت کا بدلہ تھا انکے پاس ان ہی میں سے اللہ کے بھیجے ہوئے آئے لیکن انہوں نے انکو جھٹلایا' اس ظلم پر اللہ تعالیٰ کے عذابوں نے انہیں گرفتار کرلیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

قریشیو: تمہیں تو اللہ یوں راحت وآرام پہنچائے گھر بیٹھے کھلائے پلائے ہر طرف بدامنی کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں اور تمہیں امن وامان سے میٹھی نیند سلائے پھر تم پر کیا مصیبت ہے جو تم اپنے اس پروردگار کی توحید سے جی چراؤ۔ اور اسکی عبادت میں دل نہ لگاؤ بلکہ اسکے سوا دوسروں کے آگے سر جھکاؤ۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com